بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۹ نبوت ۱۳۴۵ ہش — ۱۵ شعبان ۱۳۸۶ھ — ۲۹ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کراچی سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہل ربوہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا پرتپاک والہانہ استقبال

حضور نے استقبال کیلئے آئے ہوئے ہزاروں احباب کو شرف مصافحہ بخشا

ربوہ ۲۸ نومبر - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے حرم محترم کراچی سے لاہور ہوتے ہوئے کل مورخہ ۲۷ نومبر بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے اہل ربوہ نے امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی قیادت میں لاریوں کے اڈہ سے قصر خلافت تک سڑک کے ساتھ ساتھ قطار در قطار ایستادہ ہو کر حضور کا پرتپاک والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے استقبال کیلئے آئے ہوئے ہزاروں احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور اسی روز ۸½ بجے صبح دوپہر تیز گام کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچے تھے۔ پھر وہاں سے موٹر کار کے ذریعہ ایک بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہو کر ٹھیک ساڑھے چار بجے شام ربوہ تشریف لائے۔ سفر کی وجہ سے راستہ میں حضور کو کچھ کوفت ہو گئی تھی نیز ہلکا سا نزلہ بھی ہو گیا ہے مگر ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے پورے ایک سال بعد پہلے لمبے سفر پر ۹ نومبر ۱۹۶۶ء کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ حیدرآباد روانہ ہوئے تھے وہاں سے حضور بشیرآباد تشریف لے گئے اور پھر ناصرآباد، محمدآباد اور دیگر اسٹیٹس میں دس روز قیام فرما کر ان اسٹیٹس کا معائنہ فرمایا۔ حضور ۱۹ نومبر کو محمدآباد سے روانہ ہو کر حیدرآباد تشریف لائے اور وہاں کچھ وقت قیام فرمانے کے بعد اسی روز وہاں سے کراچی تشریف لے گئے۔ ایک ہفتہ وہاں قیام فرمانے کے بعد حضور ۲۶ نومبر کو وہاں سے بذریعہ تیز گام روانہ ہو کر ۲۷ نومبر کو لاہور تشریف لائے۔ اور اسی روز لاہور سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ۴½ بجے شام اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ربوہ تشریف لے آئے۔

یہ اطلاع ملنے پر کہ حضور آج ۴ بجے سہ پہر کے بعد ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ اہل ربوہ جوق در جوق نماز عصر سے پہلے ہی مسجد مبارک میں آ جمع ہوئے اور نماز ادا کرنے کے بعد لاریوں کے اڈہ سے قصر خلافت تک قطار در قطار حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں ایستادہ ہو گئے۔ وہ دیدہ و دل فرش راہ کئے حضور کی زیارت اور استقبال کی سعادت حاصل کرنے کے لئے چشم براہ تھے۔ لاریوں کے اڈہ سے قصر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں احباب جماعت نے اخلاص اور قربانی کا

نہایت قابل قدر نمونہ دکھایا ہے

جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ وہ ماہ اپریل ۶۷ء تک وعدہ جات کا کم از کم تیسرا حصہ ضرور ادا کرنے کی کوشش کریں

فضل عمر فاؤنڈیشن کے چیئرمین محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ کا پیغام احباب جماعت کے نام

ربوہ ۲۵ نومبر — محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو آج یہاں پر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی صدارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے مقامی اخبارات کے نمائندگان سے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ

میں بطور چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن جماعت احمدیہ کے پریس کا نہایت ممنون ہوں کہ اس نے فاؤنڈیشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے اور اسے جماعت کے ہر طبقہ تک پہنچانے اور اسے کامیاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جماعت کے جملہ اخبارات و جرائد آئندہ بھی اس سلسلہ میں اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ تاکہ جن بابرکت مقاصد کے لئے اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی ہے ان کی تکمیل میں ان کا بھی حصہ ہو اور جماعت کا ہر طبقہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر سکے۔

محترم چوہدری صاحب نے اس امر پر نہایت اطمینان اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کے ساتھ احباب جماعت کو جو غیر معمولی عقیدت و محبت ہے اس کی وجہ سے احباب نے نہایت اخلاص کے ساتھ فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا اور والہانہ رنگ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا مظاہرہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وعدہ جات کی مجموعی رقم ۳۳ لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور سوا چھ لاکھ کے قریب روپیہ نقد بھی وصول ہو چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم چوہدری صاحب نے اس سلسلہ میں انگلستان کی جماعت احمدیہ کے وعدہ جات کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہاں کے بعض احباب نے بھی اس تحریک کے سلسلہ میں مسابقت فی الخیرات کے نہایت قابل قدر نمونے دکھائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور خواہش ہے کہ ماہ اپریل ۱۹۶۷ء تک یعنی فضل عمر فاؤنڈیشن کے پہلے سال کے اختتام تک وعدوں کا کم از کم تیسرا حصہ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے گویا موجودہ وعدوں کے لحاظ سے دس گیارہ لاکھ روپیہ کی وصولی ضرور ہو جانی چاہیئے بلکہ ہمیں خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ ماہ اپریل تک وعدوں میں بھی خاصہ اضافہ ہو جائے گا اس لحاظ سے وصولی کی رقم بھی بڑھ جائے گی۔ ہماری کوششیں بہرحال یہ ہونی چاہیئے کہ وعدوں کی مجموعی رقم کا کم از کم تیسرا حصہ اپریل ۱۹۶۷ء تک ضرور وصول ہو جائے تاکہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش پوری ہو جائے اور جن بابرکت مقاصد کے لئے اس فاؤنڈیشن کو شروع کیا گیا ہے وہ بھی جلد سے جلد حاصل ہو سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور پھر انہیں کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۶۶ء

اسلام پسند عناصر کیلئے لمحۂ فکریہ

بھارت کے مسلمان کیا کریں

(۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "پیغام صلح" میں اس بات کی بھی اچھی طرح وضاحت کی ہے کہ باوجود مذہبی اختلافات کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع میں آسکتا ہے کہ صلح ہو جائے حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلوں میں پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

میں اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے۔ جس کی دونوں طرف عقل اور انصاف اور امور مشہودہ پر بنا ہو۔ ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دی گئی ہے۔ کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو۔ اور امور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا۔ جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔

ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ تو نیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدوں کے بعد الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے۔ مگر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس مہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں۔ جن کا نام سری کرشن ہے۔ وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کر کے مانتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے بابا نانک صاحب ہیں۔ جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے۔ اور جن کی پیروی کرنے والا اسی ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی جنم ساکھی میں لکھتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی۔ اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں۔ اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدا تعالیٰ عز و جل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤں کی صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔ جو شخص اس کے وہ تبرکات دیکھے۔ جو ڈیرہ نانک میں موجود ہیں۔ جن میں بڑے زور سے اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو بمقام گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں موجود ہیں۔ جن میں ایک قرآن شریف بھی ہے۔ تو کس کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے۔ کہ بابا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور اپنے پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا۔ جو ظاہری پنڈتوں پر پوشیدہ رہا۔ اور انہوں نے الہام کا دعوے کر کے اور خدا کی طرف سے نشان اور کرامات دکھلا کر اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا۔ جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں۔ اور نہ نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی۔ اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا۔ جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی۔ لیکن اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف کرتا ہے۔ وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہ کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گزر بھی گیا۔ مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔

بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔"

(رسالہ پیغام صلح صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۱۶)

اس اصول کے مطابق جماعت احمدیہ نے ہر پیشوایان مذاہب عالم کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے بڑے اچھے نتائج بھی نکل آئے ہیں۔ چنانچہ ان جلسوں کی وجہ سے سینکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔ اور ان معلومات کی وجہ سے باہمی تعصب کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک تازہ مثال گیانی گورمکھ سنگھ چیف منسٹر پنجابی صوبہ (بھارت) کی پیش کی جاتی ہے۔ آپ جب پچھلے دنوں قادیان تشریف لائے۔ تو جماعت احمدیہ نے بھی آپ کو ایک عصرانہ میں مدعو کیا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"آپ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ کبھی ذکر اذکار میرا گیانی عباد اللہ سے بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ گیانی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ گورو نانک ساڈا ہے سکھ دوست کہا کرتے تھے کہ گورو نانک ساڈا ہے۔ میں اس بحث کو یہ کہہ کر ختم کیا کرتا تھا۔ کہ سکھ بھائیوں کو تو خوشی ہونی چاہیئے کہ دوسرا بھی تمہارے گورو کو اپنا گورو کہتا ہے۔ اور اس طرح دراصل وہ تمہارے گورو کی عزت کرتا ہے۔ پس اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے۔"

(بدر قادیان ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۷)

بھارت آئینی طور پر ایک سیکولر حکومت کا دعویدار ہے۔ افسوس ہے کہ متعصب ہندو فرقہ پرستوں نے سیکولرازم کو بٹہ لگا دیا ہے اور مسلمان اقلیت کو تنگ کر کے اپنے ملکی آئین کی خود ہی توہین کی ہے۔ تاہم اگر بھارت کے مسلمان کوشش کریں اور اپنے دین پر سختی سے قائم رہتے ہوئے تمام مذاہب کے پیشوایان مذہب کی توقیر کرنے کا نمونہ اسلامی اصولوں کے مطابق پیش کریں تو یقیناً ایک انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ — اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جلسہ سیرۃ النبیؐ ۔ نئے سیکنڈری سکول کا اجراء ۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تقاریر ۔ میڈیکل سروس

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن)

جلسہ سیرۃ النبیؐ

یوم میلاد النبیؐ کے موقع پر ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو عوام کے سامنے لانے کے لئے پبلک جلسے منعقد کئے جائیں۔ دوسرے مسلمان دن کا بیشتر حصہ جلوس وغیرہ میں صرف کر دیتے ہیں اور اس کی اصل افادیت اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ مگر جماعتِ احمدیہ اس موقع پر مختلف مقامات پر جلسے منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ فری ٹاؤن اور بو کے جلسے قابلِ ذکر ہیں۔ یہ دونوں جلسے اپنی اپنی جگہ بہت کامیاب رہے۔

فری ٹاؤن میں جلسہ حسبِ سابق احمدیہ ہال فری ٹاؤن میں ہوا۔ معززین کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ صدارت کے لئے جناب بانجا تیجانسی (Banja Tejansie) سپیکر آف دی ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو سے درخواست کی گئی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمائی۔ جلسہ نمازِ عصر کے بعد شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد یہاں کے ایک مخلص احمدی دوست محمد کمانڈا بونگے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ جن کا بعد میں انگریزی میں ترجمہ کر کے بھی سنایا گیا۔

پہلی تقریر جناب خطیب اسکندری کی تھی۔ آپ علم دوست اور مسلمانوں میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ نائیجیریا میں سفیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے نہایت عمدہ پیرائے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور پاکیزہ زندگی کے مختلف سبق آموز پہلوؤں کو پیش کیا۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی جس میں اسلام کے ابتدائی۔ وسطی اور موجودہ دَور کا مختصر نقشہ پیش کر کے بتایا گیا کہ اب بھی اگر مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور شوکت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد حل یہی ہے کہ وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلیں۔ اس موقعہ پر بوضاحت یہ بتایا کہ معترضین مسلمانوں کے موجودہ انحطاط کی وجہ اسلامی تعلیم بتاتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے زوال کا اصل سبب اسلام کی تعلیم کو پسِ پُشت ڈالنا ہے۔

اس کے بعد محترم چوہدری محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے دلکش انداز میں تقریر کی جو عوام نے بہت پسند کی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری حبیب احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سکول فری ٹاؤن نے تقریر کی جس میں آپ نے آنحضرتؐ کے بارہ میں مستشرقین کی آراء پیش کر کے بتایا کہ غیر بھی، آپؐ کی پاکیزہ زندگی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

جلسہ ختم ہونے سے قبل صاحبِ صدر نے آنحضرتؐ کے بارہ میں جذباتِ محبت کا اظہار کیا۔ تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مقررین کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اسی ضمن میں جماعتِ احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات پر اظہارِ مسرت کیا کہ یہ جماعت اسلام کی خدمت میں پیش پیش ہے اور یہاں سیرالیون میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیمی ادارے کھول کر اسلام کی بہت خدمت کر رہی ہے۔

آخر میں حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی اور جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ مذکور کی کارروائی ریڈیو سیرالیون پر نشر ہوئی۔ اخبارات میں تقاریر کا خلاصہ اور فوٹو بھی شائع ہوئے علاوہ ازیں بعض سفراء اور دیگر معززین کی طرف سے مبارکباد کے خطوط موصول ہوئے ان میں سے صرف سفیر امریکہ کے خط کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"آپ اور آپ کے رفقاء نے مجھے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شمولیت کی دعوت دے کر میری بہت عزت افزائی فرمائی۔ جملہ تقاریر نہایت رُوح پرور اور علم میں اضافہ کا موجب ہوئیں جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے یکساں مفید تھیں۔"

لیگوس کانفرنس

جس طرح یورپ میں جملہ ممالک کے مبلّغین کی سالانہ کانفرنس ہوتی ہے۔ اسی طرح گزشتہ سال محترم وکیل التبشیر صاحب کے دورۂ مغربی افریقہ کے موقع پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مغربی افریقہ کے انچارج مبلّغین کی بھی سالانہ کانفرنس ہوا کرے۔ اس قسم کی پہلی کانفرنس آپ کی ہی زیرِ صدارت گزشتہ سال اکرا غانا میں ہوئی۔

اس سال یہ کانفرنس جولائی کے تیسرے ہفتے لیگوس نائیجیریا میں ہونی قرار پائی۔ خاکسار اس کانفرنس میں شمولیت کی خاطر ۱۱۔ جولائی کو سیرالیون سے روانہ ہوا اور ۱۵۔ جولائی کو لیگوس پہنچا۔ خاکسار کی روانگی سے قبل ریڈیو سیرالیون پر خبر براڈکاسٹ ہوئی۔

یہ کانفرنس تین دن تک ہوتی رہی صدارت کے فرائض محترم عطاء اللہ صاحب کلیم رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے سرانجام دئے۔ کانفرنس میں تمام ممالک میں پیش آنے والے مسائل پر غور ہوا بہت سے مفید فیصلہ جات ہوئے۔ منجملہ اور فیصلہ جات کے مغربی افریقہ ہر مشن سکولوں کی ضروریات کے پیشِ نظر ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کے اجراء کا فیصلہ ہوا جو سیرالیون میں کھولا جائے گا۔ یہاں کے اخبار ڈیلی میل نے اس خبر کو نمایاں جگہ دی۔ ریڈیو پر بھی۔ خبر نشر ہوئی۔ ملک کے ہر طبقہ کے لوگوں میں اس پر خوشی کا اظہار ہوا۔

نئے سیکنڈری سکول کا اجراء

لیگوس کانفرنس کے لئے روانگی سے دو روز قبل ہی حکومت کی طرف سے ہمیں یہ خوشکن خبر موصول ہوئی کہ ہمیں "بواجے بو" میں ایک نیا سیکنڈری سکول کھولنے کی اجازت ہے۔

اِس مُلک میں عیسائیت کے ساتھ ہمارا مقابلہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی ہے۔ بلاشبہ عیسائیت کے مادی ذرائع بہت وسیع ہیں تاہم یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جس نے باوجود کم مائیگی کے ہمیں نمایاں طور پر کامیابی بخشی۔

بواجے بو کا قصبہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ رومن کیتھولک مشن نے اپنا پورا زور لگایا کہ اس جگہ انہیں سیکنڈری سکول کی اجازت ملے۔ خاصہ عرصہ یہ معاملہ مُلکی کابینہ میں زیرِ بحث رہا۔ یہ معاملہ تین دفعہ مُلکی کابینہ میں پیش ہوا اور بالآخر فیصلہ ہمارے حق میں ہی ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سکول نئے تعلیمی سال سے شروع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تعمیر اور فرنیچر وغیرہ کی فراہمی ایک مشکل مرحلہ تھا جس کے لئے وقت بہت کم تھا یعنی صرف ڈیڑھ ماہ۔ تاہم اس سلسلہ میں پوری بھاگ دوڑ سے کام لیکر تمام کام مکمل کر لئے گئے۔ اس نئے احمدیہ سکول کے اجراء کی خبر سُنکر طلبہ ٹوٹ پڑے۔ اور چار صد سے بھی زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ سرِ دست ۱۳۰ طلباء کو داخلہ دیا گیا ہے۔

بواجے بو کو جماعتی لحاظ سے بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔ بہت ابتدائی دنوں سے ہی یہاں پر پاکستانی مبلغ مقیم ہے۔ عرصہ سے یہاں پر احمدیہ پرائمری سکول ہے گزشتہ سال وہاں پر احمدیہ ہسپتال شروع کیا گیا جس میں محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں پر ایک بہت وسیع اور عظیم الشان احمدیہ مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ اس علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف لِز منہ تعالےٰ احمدی ہے اور جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا پریذیڈنٹ بھی ہے۔ نیز اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد بھی دوسرے علاقوں کی نسبت

بہت زیادہ ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہمارے موجودہ دو سیکنڈری سکولوں اور متعدد پرائمری سکولوں میں اس تیسرے سیکنڈری سکول کا اضافہ جماعتی لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوگا۔ ان سکولوں سے فارغ التحصیل طلباء جہاں پر ملک وملت کے خادم ہوں گے وہاں پر وہ اسلام کے حق میں بھی ایک مفید وجود ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ عیسائی اس بات سے ہراساں ہیں کہ مسلمانوں میں یہ بیداری جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ پیدا ہو رہی ہے وہ ان کی ترقی میں نہ صرف سدِ راہ بن رہی ہے بلکہ روز مرہ ان کی مشکلات میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

ریفریشر کورس

ہر سال مبلغین کے لئے ایک ریفریشر کورس کا انتظام کیا جاتا ہے اس سال یہ کورس بجائے فری ٹاؤن کے بو اجے بو میں منعقد کیا گیا۔ کورس کے لئے اگست کا مہینہ مقرر ہے۔ اس سال اگست میں خاکسار کو نئے سکول کے انتظامات کے سلسلہ میں بو اجے بو میں قیام کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ اس بناء پر یہی فیصلہ ہوا کہ ریفریشر کورس بو اجے بو میں رکھا جائے۔ تمام مبلغین کو قبل از وقت سرکلر خطوط بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں سکولوں کے دینیات کے اساتذہ کو بھی کورس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مبلغین کے علاوہ کافی تعداد میں اساتذہ بھی اس کلاس میں شامل ہوئے۔ سکول کے کام کی نگرانی کے ساتھ ساتھ خاکسار نے کلاسیں لیں۔ اس میں انہیں تفسیر۔ قرآن و بائیبل کا موازنہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات، رد الوہیتِ مسیحؑ۔ اور تاریخِ اسلام پر اسباق دئے گئے۔ کورس کے اختتام پر لوکل اور پاکستانی مبلغین کو دو گروپوں میں تقسیم کرکے مختلف علاقوں میں دورہ کے لئے بھیجا۔

ایک گروپ جس میں مولوی نظام الدین صاحب مہمان کے ہمراہ دو مقامی مبلغین مکرم فوڈے صالح اور مکرم مولوی عبد الکریم جبریل تھے ان کو کیما اور کانو دو اضلاع کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے تیرہ روز دورہ میں گزارے جس میں سولہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ دس تبلیغی اور نو تربیتی جلسے منعقد کئے۔ جماعت کے افراد کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی، غیر از جماعت احباب کو تبلیغی جلسوں کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچایا۔

دوسرے گروپ میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کے ہمراہ عباس کمارا اور مکرم ابراہیم باہ تھے۔ اس گروپ نے بھی دس سے زائد مقامات کا دورہ کیا، مختلف مقامات پر تبلیغی اور تربیتی جلسے منعقد کئے۔ بعض جگہوں پر مباحثات بھی کئے۔

خاکسار نے خود دو ہفتے کے قریب فری ٹاؤن سے باہر گزارے اور ان دنوں میں بو اجے بو کے علاوہ دارو۔ کامباما بلاما۔ مکالی۔ مینگبی اور مگبورو کا سات مقامات کا دورہ کیا۔

تحریک وقفِ عارضی

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کی روشنی میں چند ایک دوستوں نے اپنے آپ کو عارضی وقف کے لئے پیش کیا۔ ان میں سرِ فہرست الفا سعید بنگورا ہیں۔ یہ معمر دوست جو نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں، ایک ماہ سے زائد وقت وقف کرکے متعدد مقامات کا دورہ کیا۔ اور خاص کر ممبولو میں پاکستانی مبلغین کے ساتھ مل کر کام کیا۔

پاکستانی اساتذہ میں سے مکرم سجاد حیدر اور مکرم حبیب احمد صاحب نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقفِ عارضی پر لبیک کہتے ہوئے دو ہفتے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ ایک مقامی دوست کے ہمراہ انہیں پورٹ لوکو اور کیمبیا کے اضلاع کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا۔ ہر دو نے نہایت خوش اسلوبی سے اس ذمہ واری کو نبھایا۔ انہوں نے متعدد مقامات کا دورہ کرکے تبلیغ و تربیت کا کام سر انجام دیا۔ علاوہ ازیں ایک مقامی دوست الیس۔ جی کمارا نے بھی دو ہفتہ کے لئے وقف کیا۔ احباب ان سب دوستوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔

طباعت لٹریچر

سیرالیون مشن کی طرف سے کئی مفید مطبوعات شائع کی گئیں۔ انگریزی زبان میں نماز اور قاعدہ یسرنا القرآن کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیشِ نظر انہیں مقامی طور پر چھپوایا گیا۔

علاوہ ازیں

An Outline of Islam

اور ایک عربی بول چال کی ابتدائی کتاب زیرِ طبع ہے جو انشاء اللہ جلد چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اس مستقل لٹریچر کے علاوہ ماہنامہ افریقن کریسنٹ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اخبار کا انتظام مولوی نصیر احمد خاں صاحب کے سپرد ہے۔

لٹریچر کے ذریعہ عوام تک اسلام کی آواز پہنچائی گئی۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں مبلغین کے ذریعہ پمفلٹ اور کتب مفت تقسیم کی گئیں۔ ان تمام کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۸ افراد بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

احمدیہ میڈیکل سروس

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے یہاں بو اجے بو میں محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نہایت محنت اور جانفشانی سے مشن کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی طبی رپورٹ نہایت خوشکن اور تسلی بخش ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ ڈاکٹر صاحب نے ۷۰۰ مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا۔ ۲۷ آنکھوں کے اپریشن کے مریض تھے۔ جن میں ۲۵ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر شفا ملی۔ ۷۵ عورتوں کا علاج کیا۔ ۴۱ غریب اور نادار مریضوں کا علاج مفت کیا گیا۔ ۲۱ چھوٹی قسم کے اپریشن کئے۔ ہر ماہ قریباً دس مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ اس عرصہ میں گرد و نواح کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے پاس پچاس پچاس میل سے لوگ علاج کی غرض سے پہنچے۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو

اس عرصہ میں خاکسار دو دفعہ سیرالیون ٹیلیویژن پر مذہبی اور تعلیمی مذاکرات کے سلسلہ میں شامل ہوا۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں خاکسار نے ان مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ سیرالیون ریڈیو پر دو دفعہ ہمارا خطبہ جمعہ نشر ہوا۔

زراعت

یہاں پر بعض دوستوں کی طرف سے مشن کو زمین ملی ہے۔ اس میں سے بیشتر قریباً یکصد ایکڑ زمین ملی

تھی جو امسال زیرِ کاشت لائی گئی جس میں دھان کی فصل بوئی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ اب اور بھی بعض زمینیں ملی ہیں۔ چنانچہ بومبولو میں ڈیڑھ صد ایکڑ کے قریب ایک قطعہ ملا ہے جسے مستقبل قریب میں صاف کروا کر انشاء اللہ تعالیٰ زیرِ کاشت لانے کی سکیم ہے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو جائے تو کافی حد تک مشن کا مالی بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔

فری ٹاؤن میں عربی کلاس

جہاں تک بچوں کی تعلیم کا سوال ہے ان کے لئے تو یہاں پر پہلے ہی ہمارے سکول ہیں۔ جن میں وہ عرصہ تعلیم میں بآسانی قرآن کریم وغیرہ پڑھنے کے قابل ہو سکتے ہیں مگر ایسے سکولوں سے عمر رسیدہ لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ ہر احمدی کے لئے قرآنِ کریم کا سیکھنا ضروری ہے اس ارشاد کے پیشِ نظر فری ٹاؤن میں ایک عربی کلاس جاری کی گئی ہے۔ یہ کلاس مسجد میں لگائی جاتی ہے اور عوام کی سہولت کی خاطر اس کے لئے بعد دوپہر کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس کلاس کے لئے ایک مستقل استاد رکھا گیا ہے جو احباب کو یسرنا القرآن کے علاوہ عام عربی بول چال بھی سکھاتا ہے۔

بالآخر قارئینِ الفضل سے جملہ کارکنانِ سیرالیون جو خدمتِ اسلام کے مقدس فریضہ میں مشغول ہیں کی ترقی و بہبودی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری گزارش

جملہ قائدین (مقامی، اضلاع و علاقائی) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبات اطفال سے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات اور وصولی کے سلسلہ میں پڑھ لئے ہوں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں "یوم والدین" کے جلسے کروا کر اطفال اور ان کے والدین کو اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کے لئے تحریک کریں اور اطفال کے وعدہ جات مرکز کو جلد بھجوائیں۔ نیز اپنی جماعت کے خطیب صاحب سے بھی درخواست کریں کہ وہ خطبہ میں اس مبارک تحریک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کریں۔ اور بچوں کو نیز ان کے والدین کو زیادہ سے زیادہ وعدے لکھوانے اور چندہ ادا کرنے کی ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ۔

رفیق احمد ثاقب
مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

اطفال کیلئے خدمتِ دین کا بہترین موقع! وقفِ جدید میں چندہ دیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیدرآباد اور بشیر آباد اسٹیٹ میں تشریف آوری

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدرآباد)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۰ نومبر کو صبح ۶ بجے خیبر ایکسپریس کے ذریعہ حیدرآباد تشریف لائے حضور کے استقبال اور زیارت کے لئے مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر مقامی اور حیدرآباد کی جماعت کے احباب ۵ بجے سے اسٹیشن پر پہنچ چکے تھے۔ اسی طرح چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اپنے پانچ ساتھیوں کی معیت میں گذشتہ رات سے ہی حیدرآباد پہنچے ہوئے تھے۔ میرپور خاص کنری۔ ٹنڈو محمد خان کوٹ احمدیاں اور محمد آباد کے احباب بھی اسٹیشن پر پہنچ گئے گاڑی سے اترنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر زیل پاک سیمنٹ فیکٹری کے ریسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جو حضور کے قیام کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ حضور نے اور آپ کے خدام کھانوں نے ناشتہ تناول فرمایا اور دس بجے دن حضور معہ محترمہ بیگم صاحبہ و رفقاء قافلہ موٹر کاروں پر بشیر آباد اسٹیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ٹنڈو الہ یار کے مقام پر مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی امیر حیدرآباد ڈویژن حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے اسی طرح آگے جاکر راستہ میں نوال کوٹ احمدیاں کی جماعت کے دوست حضور کی تشریف آوری کا سنکر زیارت کے لئے کھڑے تھے۔ حضور نے کار روکی اور ترکر احباب سے مصافحہ کیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے اور پھر آگے روانہ ہوئے۔ ۲ بجے کے قریب قافلہ بشیر آباد پہنچا بشیر آباد کے احباب باہر راستہ پر دو رویہ کھڑے تھے۔ انہوں نے حضور کی آمد پر نعرہ ہائے تکبیر "امیر المومنین زندہ باد" "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" کے نعرے بلند کئے حضور نے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر احباب کو شرف مصافحہ بخشا ۵ بجے شام حضور معہ محترمہ بیگم صاحبہ و رفقاء قافلہ ظفر آباد دلا بھی تشریف لے گئے جہاں مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے دعوت عصرانہ کا انتظام کیا تھا حضور وہاں احباب سے مختلف دینی اور جماعتی امور پر گفتگو فرماتے رہے اور اجتماعی دعا فرمائی۔ وہاں سے واپس آکر حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

۱۱ نومبر کو صبح ۹ بجے کے بعد حضور بشیر آباد اسٹیٹ کے مختلف حلقوں میں تشریف لے گئے اور فصلوں وغیرہ کو دیکھا یہ دن جمعہ کا مبارک دن تھا۔ ضلع حیدرآباد کی جماعتوں سے احباب مرد و زن دور و نزدیک سے حضور کی تشریف آوری کی خبر سن کر جمع ہو گئے۔ بشیر آباد کی وسیع و عریض مسجد مردوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ اور مستورات کے لئے ساتھ کے مکانوں میں انتظام کرنا پڑا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اس لئے جملہ حاضرین تک خطبہ کی آواز بخوبی پہنچ گئی۔ حضور نے نماز جمعہ پڑھائی خطبہ میں حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہمیں کیا فیوض حاصل ہوتے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں تین چیزیں حاصل ہوئیں۔ زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب یعنی قرآن کریم۔ حضور کا یہ خطبہ نہایت بلیغ مؤثر اور پُر معارف تھا۔ حضور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد پانچ افراد سے بیعت لی بیعت لینے کا نظارہ بہت مؤثر تھا۔ حضور بیعت کے الفاظ اونچی آواز سے ارشاد فرماتے اور جملہ حاضرین بلند آواز سے حضور کی اتباع میں الفاظ دہراتے تھے اس طرح تمام حاضرین نے حضور کے ہاتھ پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور نے احباب کو شرف مصافحہ بخشا مصافحہ کے وقت حضور احباب سے ان کی خیریت اور دیگر حالات بھی دریافت فرماتے جاتے تھے۔

۱۲ نومبر کو صبح ۷ بجے حضور ناصر آباد اسٹیٹ کے لئے موٹر کاروں پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں "کوٹ احمدیاں" واقع تھا۔ وہاں کے احباب نے حضور کی خدمت میں گذارش کی ہوئی تھی کہ وہاں سے گذرتے ہوئے حضور گاؤں میں تشریف لا کر دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضور معہ محترمہ بیگم صاحبہ و رفقاء قافلہ کوٹ احمدیاں میں تشریف لے گئے۔ احباب جماعت نیز غیر از جماعت دوست بھی قطار میں حضور کی پیشوائی کے لئے کھڑے تھے حضور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی حضور سے مصافحہ کے لئے کھڑے تھے۔ حضور نے ازراہ شفقت ان سے بھی مصافحہ کیا۔ اور پھر چوہدری عبد الغفور صاحب کے بنگلہ پر تشریف لے گئے وہاں حضور نے معہ رفقاء ناشتہ تناول فرمایا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کی طرف سے ایک ہزار روپیہ نقد بطور چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جو حضور نے قبول فرمایا۔ یہ چندہ اس وعدہ کے علاوہ ہے جو یہ جماعت اس سے قبل فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے کر چکی ہے۔ کوٹ احمدیاں میں ڈگری۔ ٹنڈو غلام علی۔ چک ۱۵ کے احباب بھی جمع تھے اس کے بعد حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ جو نئی تعمیر کی گئی ہے وہاں حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر حضور کی معیت میں قافلہ آگے روانہ ہوا اور ۲ بجے کے قریب بخیر یت ناصر آباد پہنچا اس سفر میں بشیر آباد تک مکرم فضل الرحمان خان صاحب انجینئر زیل پاک سیمنٹ فیکٹری اور چوہدری نعمت اللہ صاحب انڈس بلیچنگ ملز کو اور چوہدری عزیز احمد صاحب۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ۔ چوہدری عبد الغفور صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ چوہدری منصور احمد اور خاکسار کو بشیر آباد اور ناصر آباد تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

حضور کی تشریف آوری پر حیدرآباد کے انگریزی روزنامہ انڈس ٹائمز نے حضور کی فوٹو اور تشریف آوری کی خبر نمایاں کر کے شائع کی۔

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

بھارت صحیح معنوں میں ایک سیکولر ریاست بن سکتا ہے ہمارا بھارت کے مسلمانوں کے لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہے کہ وہ اپنے اسلامی رواداری کے اصولوں کو نمایاں کر کے فرقہ پرستوں کے دانت توڑ دیں۔ جب ہمیں قرآن کریم سکھاتا ہے کہ ہر ملک میں نذیر آتے رہے ہیں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ بھارت ایسے ملک میں نذیر نہ آئے ہوں اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ایسے وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جن کو ہندو۔ جینی۔ بدھ اور سکھ اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ایسے لوگوں کی جن کو یہ اقوام اپنا پیشوا مانتی ہیں۔ عزت و توقیر کریں ایسا کرنے سے مسلمان اسلام کی تعلیم ہی کی پیروی کرتے ہیں اور اس کا فائدہ ظاہر ہے کہ جب دوسرے مذاہب کے لوگوں کو یہ علم ہو گا کہ اسلام دوسرے مذاہب کی پیشواؤں کی توقیر کرنا سکھاتا ہے تو ان کے دل میں بھی اسلام کی توقیر کا جذبہ لازماً ابھرے گا اور بالضرور مسلمانوں کے بزرگوں کی توقیر و تعظیم کریں گے اور سخت سے سخت فرقہ پرست بھی آخر اپنے معاندانہ ہتھیار رکھ دیں گے۔ لیکن اس کے لئے وقت درکار ہے۔ شروع میں بے شک دقتیں پیدا ہوں گی اور تندی اور ہٹ دھرم لوگوں کے تعصب کی چٹانوں کو توڑنے کے لئے صبر اور محنت سے کام لینا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

والعصر۔ ان الانسان لفی خسرٍ الا الذین
اٰمنوا و عملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق
وتواصوا بالصبر

درخواست دعا

محترم چوہدری اخلاص محمد خاں صاحب زمیندار (صحابی) چک ۱۰۹ ر ب زرانی گرد تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام قادر۔ رام نگر چوبرجی۔ لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

"خدمتِ دین سے عمر بڑھتی ہے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جائیگی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں عمریں بڑھا دی جائیں گی۔ اس کے معنے یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جائیں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہے کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے اور جو سچے دل سے خادم ہے وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔ اسلئے فرمایا "واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض"۔

(الحکم ۱۳ ؍اگست ۱۹۰۲ء)

(از شعبۂ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی مرحوم کے احباب توجہ فرمائیں

میں اپنے والد مرحوم محقق دہلوی رضی کے حالات زندگی مرتب کر رہا ہوں۔ اُن کے دوست احباب اگر توجہ فرمائیں تو نہ صرف میری اعانت ہو گی بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک حصہ محفوظ ہو جائے گا۔

جن صاحب کو جو بھی بات یاد ہو۔ مجھے براہ کرم اس سے مطلع فرمائیں۔ ان کی کوئی تحریر۔ کوئی کتاب ہو وہ بھی مجھے بذریعہ رجسٹری بھیجدیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ نقل رکھکر واپس کر دوں گا۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں کوئی مشورہ دیں تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول ہوگا۔ والد مرحوم نے اگرچہ کئی کتابیں لکھیں لیکن اپنی پہلی کتاب محقق کی وجہ سے زیادہ مشہور تھے۔

(رشید حمید احمد پی سی ایس۔ مجسٹریٹ درجہ اول راولپنڈی)

چندہ تحریک جدید کے بارے میں تحریص و ترغیب کے جملہ ذرائع اختیار کئے جائیں

تحریک جدید کے اکناف عالم میں عظیم الشان کارنامے دیکھنے کے باوجود ابھی جماعت کے متعدد افراد اس کے مالی جہاد سے محروم ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عہدیداران جماعت تحریص و ترغیب کے جملہ ذرائع اختیار نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک احمدی کہلانے والا شخص تبلیغ اسلام میں حصہ لینے میں شوق نہ رکھے۔ مجھے سرگودھا چھاؤنی کی مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا تو جماعت مذکور کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید مکرم محمد یعقوب صاحب نے ایک خوبصورت لکھا ہوا چارٹ دکھایا جو مسجد میں آویزاں تھا۔ جہاں چھاؤنی کی جماعت نماز جمعہ ادا کرتی ہے۔ اس چارٹ میں جملہ مجاہدین کے نام لکھے ہوئے تھے۔ گویا اس چارٹ کی زیارت سے ہر مقامی احمدی دوست کو ہر جمعہ کے روز چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے نیز وصولی کا اندراج دیکھکر مسابقت کی روح بھی اجاگر ہوتی رہتی ہے۔ سو سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ ایسے چارٹ جو تحریص و ترغیب کا باعث ہوں اپنے مقام پر آویزاں کرنے کا خیال رکھا کریں اور اس طرح الدال علی الخیر کفاعلہٖ کی حدیث نبوی کی روشنی میں دوہرا ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

میرے بوٹ کس صاحب کے ہیں؟

مسجد احمدیہ لائلپور میں جمعہ کی نماز کے بعد کوئی صاحب جلدی میں اپنے بوٹ چھوڑ کر میرے بوٹ پہن کر چلے گئے ہیں۔ شکل دونوں بوٹوں کی ایک ہی ہے لیکن میرے بوٹ نئے اور تلے ربڑ کے ہیں۔ جن صاحب سے یہ تبدیلی ہوئی ہے۔ براہ کرم وہ خادم مسجد لائلپور کے ذریعہ اپنے بوٹ حاصل کر لیں۔ اور مجھے پہنچا دیں۔

(ماسٹر بشارت احمد ہائی سکول ربوہ)

تحریک جدید کا چندہ اور موجودہ حالات کا تقاضا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ہر احمدی اپنی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ تحریک جدید میں دینے کی کوشش کرے موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ حضور رضؓ کے اس ارشاد پر خاص توجہ دی جائے اور ہر احمدی انفرادی طور پر حضور کے ارشاد پر عمل پیرا ہو۔

مجموعی طور پر ہر جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ چندہ عام و حصہ آمد کے کم از کم ½ حصہ کے برابر ضرور کریں اور انہیں میعاد مقررہ کے اندر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس سال وعدے ۱۲½ لاکھ روپے تک پہنچا دیئے جائیں۔ پس تمام احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے وعدے جلد از جلد مذکورہ بالا ارشادات کے مطابق بڑھا کر حضور اقدس کی خدمت میں پیش فرما دیں تا ہم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توقع کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ لاہور میں معاونین خاص تحریک جدید میں اضافہ

تحریک جدید کے جو مجاہدین ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد چندہ ادا فرماتے ہیں وہ ہمارے معاونین خاص کہلاتے ہیں۔

چنانچہ لاہور میں اب تک ایسی فہرست میں حسب ذیل احباب کا شمار تھا۔

۱۔ مکرم نوابزادہ میاں عباس احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن

۳۔ مکرم ڈاکٹر خان محمد منیر صاحب

۴۔ مکرم الحاج شیخ بشیر احمد صاحب

خاکسار کے حالیہ دورہ میں حسب ذیل احباب نے بھی اپنے وعدوں کو ایک ہزار روپیہ تک پہنچا کر معاونین خاص کی صف میں شمولیت اختیار فرمائی ہے

۱۔ مکرم شیخ عبد الحق صاحب انجنیئر صدر حلقہ گڑھی شاہو

۲۔ مکرم حافظ عبد الکریم صاحب فضل۔ فضل ریڈیو ہال روڈ

قارئین کرام سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے لڑکے محمود احمد خان کا تار کراچی سے آیا ہے کہ میری لڑکی عزیزہ رفیعہ مریم کل رات دس بجکر دس منٹ پر فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ مکرم حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری حال درویش قادیان دارالامان کی بہو تھیں اور میاں فضل حق صاحب کی اہلیہ تھیں تہجد گزار تھیں۔ رویائے صالحہ اکثر ان کو ہوا کرتے تھے۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بچے سب چھوٹی عمر کے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند ہوں۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کے چھ معصوم بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(عزیزہ حاجی عبد الکریم احمدی عفا اللہ عنہ آف کراچی (واقف عارضی) حال مقیم چشتیاں)

۲۔ اللہ دتا صاحب ولد چوہدری خیر الدین صاحب مرحوم کی زوجہ رشیدہ بیگم ۱۳ ؍اکتوبر ۱۹۶۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(نذیر احمد گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

زرعی پیداوار میں ہماری منزلِ مقصود!

امیر احمد خان سیکرٹری زراعت حکومت مغربی پاکستان

مختلف فصلوں کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار کے جو عالمی ریکارڈ قائم ہوئے ہیں وہ ہمارے لئے حیران کن ہی نہیں بلکہ سبق آموز بھی ہیں۔ مثال کے طور پر چیدہ چیدہ فصلوں کی ریکارڈ پیداوار کو لیجئے۔

(۱) امریکہ میں مکئی کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ۲۱۳ من فی ایکڑ حاصل ہوئی ہے۔

(۲) فلپائن میں چاول کی زیادہ سے زیادہ پیداوار ۲۵۲ من فی ایکڑ تک اٹھی ہے۔

(۳) آسٹریلیا میں کپاس کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ۳۹ من ہے۔

(۴) ایک جاپانی کاشتکار نے گندم کی فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار ۱۵۰ من حاصل کی ہے۔

(۵) امریکہ میں جوار کی پیداوار فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ ۱۹۰ من ریکارڈ کی گئی ہے

زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے ضمن میں عالمی ریکارڈ کے یہ اعداد و شمار اپنے سامنے رکھئے اور غور فرمائیے کہ فی ایکڑ پیداوار کے اعتبار سے زرعی پیداوار کی منزل آخر کیا ہو سکتی ہے اس میں شک نہیں خود ہمارے ہاں بھی ایک ایکڑ سے آٹھ بوری کھاد استعمال سے ۸۲ من گندم دس بوری کھاد سے ۱۱۱ من چاول اور اس طرح بارہ بوری کھاد سے ۳۰ من کپاس پیدا کی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک ہم نے کسی ایک فصل میں بھی عالمی ریکارڈ قائم نہیں کیا حالانکہ صوبہ مغربی پاکستان دنیا کے قدیم ترین زرعی خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں زراعت کی قدامت تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہے زرعی اجناس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار فی ایکڑ اور اوسط پیداوار فی ایکڑ کے اعتبار سے ہم ابھی تک کوئی خاص کارنامہ انجام نہیں دے پائے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم غیر ممالک کے کسانوں سے عقل و خرد یا کاوش و محنت میں کسی بھی لحاظ سے فروتر درجہ پر ہیں بلکہ شاید ابھی تک ہم اپنے اندر وہ ولولہ شوق نہیں پیدا کر سکے! جو ہمیں زراعت کے جدید ترین طریقے اپنانے کی اہمیت جتا دیتا کا ایسا قائل کرتا کہ ہم انہیں اپنائے بغیر چین نہ لیتے۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ زراعت کو دیگر تمام ملکی مسائل پر ترجیح دے رہی ہے۔ آپ اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجئے کوئی دن ایسا خالی نہیں جاتا ہو گا جس میں کسی نہ کسی اہم سرکاری یا ملکی شخصیت کی طرف سے زراعت پر زور نہ دیا جاتا ہو۔ صدر مملکت کوئی تقریر کرتے ہیں تو زراعت کی اہمیت کا تذکرہ کسی نہ کسی عنوان میں ضرور موجود ہوتا ہے۔ گورنر مغربی پاکستان کوئی بیان دیتے ہیں تو زرعی پیداوار کو بڑھانے کی تلقین اس میں ضرور پائی جاتی ہے۔ وزرائے کرام دورہ پر جاتے ہیں تو کاشتکاروں کے مسائل کی مشکلات معلوم کرنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں حکومت کی اس توجہ خصوصی کا اثر ہے کہ زراعت میں صحت مند تبدیلیوں کے آثار رونما ہونے لگے ہیں یقیناً ملکی زراعت کے لئے اس سے اچھا موسم کبھی نہیں آیا۔

موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقان

اب اس سنہری دور میں بھی ہمارے کسانوں نے فصلیں پیدا کرنے کے عالمی ریکارڈ قائم نہ کئے تو خدا جانے اس کے لئے وہ وقت کب آئے گا۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے کاشتکاروں کے دلوں میں عزم و ہمت کی لہر جاگ اٹھی ہے اور وہ اپنی فصلوں کی پیداوار کو اسی معیار پر لے جانے کے لئے مضطرب اور بیتاب نظر آنے لگے ہیں جو اس وقت دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا طرۂ امتیاز ہے۔ لیکن انہیں یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئیے کہ اگرچہ زراعت میں محنت کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے لیکن اصل چیز جو فرق پیدا کرتی ہے وہ محنت کا صحیح استعمال ہے۔ آپ خواہ کتنی ہی محنت کیوں نہ کرتے ہوں لیکن اگر وہ محنت صحیح سمت میں نہیں ہے تو آپ اپنی منزل مقصود سے کبھی ہم کنار نہیں ہو سکتے۔ زرعی پیداوار بڑھانے کے ان تمام طریقوں کو اختیار کریں جن کی محکمہ زراعت کی طرف سے سفارش کی جاتی ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جن کی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئیے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

افسر خزانہ
صدر انجمن احمدیہ

درخواست دعا۔ گذارش ہے کہ میرے بھائی مکرم فقیر محمد صاحب الہ دتہ بعارضہ ٹائیفائڈ شدید علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ جمال الدین ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد سندھ

سرمایہ
لگانے کا
بے مثال
موقع

ڈیفنس
سیونگ
سرٹیفیکیٹ

ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ اب آپ کو ہمیشہ سے زیادہ نفع اور بونس دیں گے۔ ٹیکس کی چھوٹ اس کے علاوہ ہے۔ اگر آپ یہ سرٹیفیکیٹ پانچ برس تک رکھیں تو منافع ۶ فیصد ملے گا اگر مزید پانچ برس اور رکھیں تو منافع ۸ فیصد ہو جائے گا یعنی ۶ فیصد منافع اور مزید ۲ فیصد بونس۔

صرف دس برس میں آپ کے ۱۰۰ روپے ۱۸۰ روپے بن جائیں گے۔ یہ نفع یقیناً ہمیشہ سے زیادہ ہے۔ منافع اور بونس دونوں پر ٹیکس کی مکمل چھوٹ ہے۔ آپ کی لگائی ہوئی ابتدائی رقم پر بھی انکم ٹیکس کی رعایت ملتی ہے یعنی اتنی رقم آپ کی آمدنی میں سے منہا کر کے ٹیکس تشخیص کیا جاتا ہے۔

انفرادی طور پر ۲۵ ہزار روپے تک کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ خریدے جا سکتے ہیں۔ مشترکہ طور پر ۵۰ ہزار روپے تک۔ اداریے اس سے زیادہ رقم بھی لگا سکتے ہیں اور ضابطہ کے مطابق نامزدگیوں کی بھی اجازت ہے

۵ روپے، ۱۰ روپے، ۱۰۰ روپے، ۵۰۰ روپے، ۱۰۰۰ روپے اور ۵۰۰۰ روپے کی مالیتوں میں "ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ" اسٹیٹ بینک آف پاکستان منظور شدہ بینکوں اور ڈاک خانوں سے خریدے جا سکتے ہیں

PRESTIGE

N T P 96/66

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے "انصار اللہ" ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے (دفتر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی کامیابی قرآن کریم سے وابستہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پُرزور خطاب!

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

قرآن مجید کا ترجمہ جانے بغیر جماعت احمدیہ کی کامیابی کی امید رکھنا خیالِ خام ہے جماعت کی ترقی کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد بالخصوص ہر نوجوان اچھی طرح قرآن پاک کا ترجمہ جانتا ہو۔ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۴۴ء کے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"قرآن شریف ہی تو وہ چیز ہے جس پر ہمارے دین کی بنیاد ہے اگر ہمارے چندہ نوجوانوں میں سے صرف ۲۰ فی صد قرآن جانتے ہوں اور ۸۰ فیصد قرآن نہ جانتے ہوں تو اس کے معنے یہ بنتے ہیں کہ اگر ہم ساروں کو شامل کر لیں تو غالباً چار پانچ فیصد نوجوان ایسے نکلیں گے جو قرآن جانتے ہوں گے اور ۹۵ فیصدی ایسے نوجوان نکلیں گے جو قرآن کا ترجمہ نہیں جانتے ہوں گے۔ تم خود ہی سوچ لو جس قوم کے صرف چار پانچ فی صد نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں اور ۹۵ فیصد نہ جانتے ہوں۔ کیا اس کی کامیابی کی کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے۔ ہم اپنی قوتِ واہمہ کو کتنا ہی وسیع کر لیں اور اس وہم کو شک بلکہ خیالِ فاسد کی حد تک لے جائیں تب بھی جس قوم کے ۹۵ فیصد افراد قرآن نہ جانتے ہوں اور صرف ۵ فیصد قرآن کا ترجمہ جانتے ہوں اس کی ترقی اور کامیابی کی کوئی صورت انسانی واہمہ اور خیال میں بھی نہیں آ سکتی۔ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر ہم رکھتے ہیں تو ہم ایک ایسا نقطۂ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں اور پاگلوں کا ہوتا ہے۔ آج میں اس امر کی طرف جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے"

(الفضل ۹ر نومبر ۱۹۴۴ء)

احباب جماعت کا اولین فرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک ناظرہ و ترجمہ قرآن کے ماتحت خود بھی قرآن مجید کا ترجمہ پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں نیز احباب کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی کے مطابق کم از کم دو ہفتے ضرور وقف کریں تا واقفین کے ذریعے جماعتوں میں ترجمۂ قرآن پاک کی تحریک کو جلد سے جلد کامیاب بنایا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بچے (جس کی عمر پونے تین سال ہے) کی آنکھ کے ۔۔۔ کا اپریشن پرسوں مورخہ ۲۶ نومبر کو قرار پایا ہے ٹانکے عام طور پر چار پانچ روز بعد کھولے جاتے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپریشن کے کامیاب ہونے کی خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار کے نانا جان چوہدری عبد المنان صاحب کاٹھ گڑھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۷۹ ج ب ضلع جھنگ کا مثانہ کا دوسرا اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہا ہے پرسوں مورخہ ۲۶/۱۱/۶۶ کو ہو چکا ہے مگر کمزوری زیادہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

(عبد السمیع خان کاٹھ گڑھی ربوہ)

قافلہ قادیان سے متعلق ضروری اعلان!

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب ہو چکا ہے ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات ۱۲ بجے سے قبل جودھامل بلڈنگ لاہور پہنچ جائیں۔ میرے دفتر کا عملہ جودھامل بلڈنگ میں موجود ہو گا۔ پہنچتے ہی اپنی آمد کی اطلاع رپورٹ کریں۔ بروقت پہنچنا نہایت ضروری ہے۔

سید داؤد احمد

(ناظر خدمت درویشان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دمشق ۲۸ نومبر۔ اسرائیل کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اردن، عراق اور سعودی عرب میں زبردست فوجی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ سعودی عرب کی فوج اردن پہنچ گئی ہے اور اس نے اسرائیل کی سرحد پر مورچے سنبھال لئے ہیں۔ سعودی عرب کی فوج کی امداد کے لئے ٹینک بھی اردن پہنچ گئے ہیں۔ شاہ فیصل نے کل رات شاہ حسین کو ایک تار بھیجا ہے جس میں انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ اردن اپنے مشکل وقت میں سعودی عرب پر اعتماد کر سکتا ہے۔ اور اندرونی اور بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت امداد طلب کر سکتا ہے۔ تار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاہ حسین سعودی عرب کی فوجوں کو اپنی کمان میں سمجھیں۔ شاہ فیصل نے یہ یقین دہانی ان خبروں کے بعد کرائی ہے کہ تخریب پسند شاہ حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اردن کی حکومت نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کے تحت ملک کے ۱۸ سے ۴۰ سال تک کے تندرست افراد کے لئے فوج میں ملازمت لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ نئے قانون کے تحت آنے والے تمام افراد کو فوج میں طلب کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیل کی سرحد پر واقع تمام گاؤں کو قلعہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور تمام باشندوں کو ہتھیار تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ نئی دہلی کے سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ شیخ عبداللہ کی رہائی کی خبر رائے شماری محاذ اور کشمیر پولیٹیکل کانفرنس ہائی کمان نے پھیلائی ہے اور اس کا مقصد بھارتی حکومت کے خلاف حریت پسندوں کے محاذ کو مضبوط بنانا ہے ان حلقوں نے کہا ہے کہ اس قسم کی افواہیں سننے میں آ رہی ہیں کہ کشمیر کے حریت پسند عام انتخابات کے موقعہ پر یا اس سے قبل طاقت آزمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی کراچی سے تشریف آوری

بقیہ صفحہ اوّل

تک سڑک کو صاف کر کے چھڑکاؤ کر دیا گیا تھا تاکہ گرد بیٹھ جائے ادھر اڈہ پر لاؤڈ سپیکر لگا کر احباب کو استقبال کے انتظامات سے آگاہ کر دیا گیا تھا جملہ انتظامات محترم امیر صاحب مقامی کی اجازت سے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے کئے۔ چالیس کے قریب سائیکل سوار چنیوٹ سے ربوہ تک متعین کر دیئے گئے تھے۔ ساڑھے چار بجے سے ایک دو منٹ قبل جونہی حضور کی کار دور سے آتی ہوئی نظر آئی قطاروں میں کھڑے ہوئے ہزاروں احباب میں جن میں بوڑھے بچے جوان سب شامل تھے خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی ٹھیک ساڑھے چار بجے جب حضور کی موٹر کار دوسری کاروں کے ہمراہ ربوہ کے اڈہ پر پہنچی تمام فضا اھلاً و سھلاً و مرحبا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ موٹر کار کے رکتے ہی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا بعد ازاں حضور پیدل چل کے احباب کی قطاروں کی طرف تشریف لائے اور قطار در قطار کھڑے ہوئے ہزاروں احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا حضور نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جن میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب، حضرت حاجی محمد فاضل صاحب حضرت خدا بخش صاحب مومن جی، اور حضرت محمد بخش صاحب مؤذن بھی شامل تھے ان کی خیریت دریافت فرمائی حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہا ہزار احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمانے کے بعد حضور قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔ اس اثناء میں مغرب کی اذان ہو گئی اور حضور نے چند ہی منٹ بعد تشریف لا کر مسجد مبارک میں نماز پڑھائی۔ حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب نے حضور کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی اور پھر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴